اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مناظر ختم نبوت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
کی کتاب
قادیانی شبہات کے جوابات
سے ماخوذ

آن لائن فہمِ ختمِ نبوت کورس

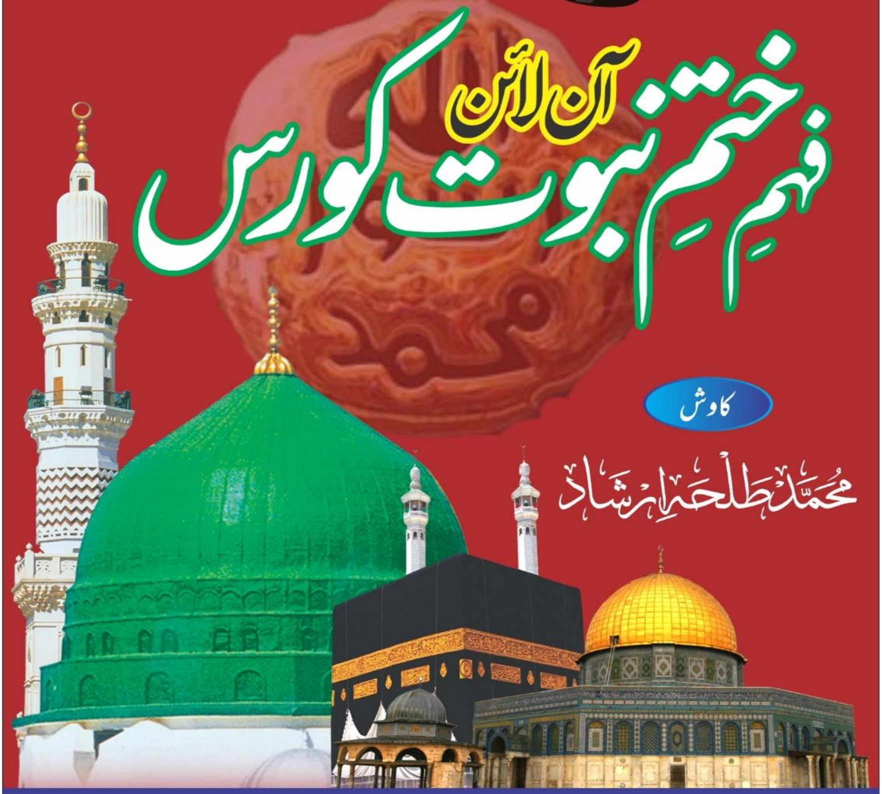

کاوش

محمد طلحہ ارشاد

پیشکش:

آن لائن اسلامک ایجوکیشن یونیورسٹی پاکستان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انا خاتم النبین لانبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فہم ختم نبوت

خط وکتابت کورس

ترتیب وتحقیق:

محمد طلحہ ارشاد

آن لائن اسلامک یونیورسٹی پاکستان

سرورق، تزئین: سیف اللہ خالد۔ القدس ایڈورٹائزر۔ لاہور: 03367521292

''ختم نبوت کا تحفظ''

ختم نبوت کے مبارک کاز کے لئے قربانی کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں جتنی جنگیں کفار کے ساتھ ہوئیں ان سب میں 259 صحابہ کرام شہید ہوئے۔ جبکہ 759 کافر قتل ہوئے۔ اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صرف ایک جنگ یمامہ میں جو جھوٹے مسیلمہ کذاب اور اس کے لشکر کے خلاف خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ہوئی تقریبا 1200 صحابہ کرام رضی اللہ عنھم شہید ہوئے جن میں 700 حفاظ وقراء کرام تھے۔

دیکھئے صدیق اکبر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نزدیک ختم نبوت کا تحفظ کتنا اہم تھا کتنی بڑی قربانی اس کے لئے پیش کی فجزاھم اللہ عناخیرالجزاء (تحفظ ختم نبوت کی صدسالہ تاریخ صفحہ 11)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ختم نبوت کے اس مبارک کاذ میں اپنا بھرپور حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

''عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں''

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قیامت کے عقیدہ کو ہمارے ایمان کا جزو لازم ٹھہرایا، وہاں انبیاء علیہم السلام کی نبوت و رسالت کا اقرار کرنا بھی ایک اہم جزو قرار دیا ہے، اور انبیاء کرام کی نبوتوں کو ماننا اور ان پر عقیدہ رکھنا ویسے ہی اہم اور لازم ہے جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید پر۔

قرآن مجید کو اول سے آخر دیکھ لیجئے، جہاں کہیں ہم انسانوں سے نبوت کو اقرار کروایا گیا ہو اور جس جگہ کسی وحی کو ہمارے لیے ماننا لازمی قرار دیا گیا ہے وہاں صرف پہلے انبیاء کرام کی نبوت و وحی کا ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہو اور پھر اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحی نازل ہو، کہیں کسی جگہ پر اس کا ذکر تک نہیں، نہ اشارۃ نہ کنایۃ، بلکہ ختم نبوت کو قرآن مجید میں کھلے لفظوں میں بیان فرمانا صاف اور روشن دلیل ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو بھی نبوت یا رسالت عطا نہ کی جائے گی۔

ذیل میں دی گئی آیات پر غور فرمائیے

1۔۔۔یُومِنُونَ بِمَااُنزِلَ اِلَیکَ وَمَااُنزِلَ مِن قَبلِکَ وَبِالاٰخِرۃِ ھُم یُوقِنُونَ(بقرۃ:4)

ترجمہ: ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔

2۔۔۔لٰکِنِ الرّٰسِخُونَ فِی العِلمِ مِنھُم وَالمُؤمِنُونَ بمآ اُنزِلَ اِلَیکَ وَمَآ اُنزِلَ مِن قَبلِکَ(نساء:162)

ترجمہ : لیکن جو پختہ ہیں علم میں ان میں اور ایمان والے، سو مانتے ہیں جو نازل ہوا تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے۔

3۔۔ کَذٰلِکَ یُوحِی اِلَیکَ وَاِلَی الّذِینَ مِن قَبلِکَ اللّٰہُ العَزِیزُالحَکِیمُ(شوریٰ:3)

ترجمہ : اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف اللہ زبردست حکمتوں والا ہے۔

مذکورہ تمام آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے صرف ان کتابوں، الہاموں اور وحیوں کی اطلاع دی ہے اور ہم سے صرف انہی انبیاء کرام کو ماننے کا تقاضہ کیا ہے جو آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے اور بعد میں کسی نبی کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہ تین آیتیں لکھی گئی ہیں۔ ورنہ قرآن میں اس نوعیت کی اور بہت سی آیتیں ہیں۔

''خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر''

قرآن کریم کی رو سے اس کا کیا ترجمہ وتفسیر کی جائے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ'' ختم'' کا مادہ قرآن میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے۔

1۔۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلیٰ قُلُوبِہِم(سورۃ بقرۃ:7)   ترجمہ : مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر۔

2۔۔ خَتَمَ عَلیٰ قُلُوبِکُم(سورۃ انعام:46)   ترجمہ : اور مہر کردی تمہارے دلوں پر

3۔۔ خَتَمَ عَلیٰ سَمعِہٖ وَقَلبِہٖ(سورۃ الجاثیہ:23)   ترجمہ : مہر کردی اس کے کان پر اور دل پر

4۔۔۔اَلیَومَ نَختِمُ عَلیٰ اَفوَاھِھِم(سورۃ یٰسن:65) ترجمہ: آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر

5۔۔۔فَاِن یَّشَائِاللّٰہُ یَختِمُ عَلیٰ قَلبِکَ (سورۃ الشوریٰ:124) ترجمہ: سواگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر۔

6۔۔۔ رَحِیق مَختُوم(سورۃ مطففین:25) ترجمہ: مہر لگی ہوئی۔

7۔۔۔خِتَامُہ مِسک(سورۃ مطففین:26) ترجمہ: جس کی مہر جمتی ہے مشک پر

ان ساتوں مقامات کے اول آخر سیاق وسباق کو دیکھ لیں '' ختم'' کے مادہ کالفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کوایسے طور پر بند کرنا۔ اس کی ایسی بندش کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہوسکے اور اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکالی جاسکے۔ وہاں پر'' ختم'' کالفظ استعمال ہوا ہے، مثلاً پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کردی۔ کیا معنیٰ؟ کہ کفران کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔ توفرمایا: ختم اللہ علی قلوبھم۔

اب زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنیٰ ہوگا کہ رحمت دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام کے سلسلہ پر ایسی بندش کردی، مہر لگادی کہ اب کسی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جاسکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

''عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں''

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری لکھتے ہیں: ترجمہ: وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب (قرآن مجید) کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (کتاب الفصل ج1ص77)

1۔ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور عش عش کرنے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں (بخاری کتاب المناقب ج1ص51، مسلم ج2ص248)

2۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں کہ

میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے، اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں، اور میں عاقب یعنی سب کے بعد آنے والا ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مشکوٰۃ ص515)

3۔ ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت ورسالت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔ (ترمذی ج2ص53)

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلا اجماع''

اسلامی تاریخ میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دعویٰ نبوت کیا اور ایک بڑی جماعت اس کی پیرو ہوگئ۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سب سے پہلی مہم جہاد جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں روانہ کی، وہ اسی کی جماعت کی سرکوبی کے لئے تھی۔ جمہور صحابہ نے اس کو محض دعوائے نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس کی تصدیق کی وجہ سے کافر سمجھا اور باجماع صحابہ و تابعین ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہی اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی کی طرح آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کا منکر نہ تھا، بلکہ بعینہٖ مرزا قادیانی کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا مدعی تھا۔ الغرض نبوت، قرآن پر ایمان، نماز، روزہ سب کچھ تھا مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام کافر سمجھا گیا۔

"خلاصہ کلام"

1۔ مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید کی ننانوے آیات وبینات سے ثابت ہے۔

2۔ مسئلہ ختم نبوت دوسواحادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

3۔ مسئلہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔

4۔ مسئلہ ختم نبوت اجماع امت سے ثابت ہے۔

5۔ مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔

6۔ مسئلہ ختم نبوت کے لئے بارہ سو صحابہ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا، جن میں سات سو حافظ وقاری اور بدری صحابہ تھے۔

7۔ مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت کو اجماع کی نعمت سے نوازا۔

8۔ ختم نبوت کے منکر یعنی جھوٹے مدعی نبوت سے اس کے دعویٰ نبوت کی دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید کی روشنی میں

1۔ قال اللہ عزوجل وَاِن مِن اَھلِ الکِتٰبِ اِلّا لَیُؤمِنَنَّ بِہٖ قَبلَ مَوتِہٖ وَیَومَ القِیٰمَۃِ یَکُونُ عَلَیھِم شَہِیدًا(نساء:109)

ترجمہ: اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ پر یقین لائیں گے اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ موجود ہیں، جب دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں تشریف لاکر اسے قتل کریں گے یہود اور نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے کہ بیشک عیسیٰ زندہ ہیں مرے نہ تھے۔ اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے حالات اور اعمال کو ظاہر کریں گے کہ یہود نے میری تکذیب اور مخالفت کی۔ اور نصاریٰ نے مجھ کو خدا کا بیٹا کہا۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت حسن بصریؒ نے اس آیت کی تفسیر یہ کی ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہے گا جو حضر عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے۔ بخدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں اور جب نازل ہوں گے تو سبھی ہی ان پر ایمان لائیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر ج1 ص576)

2۔ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللهِ وَاللهُ خَيرُ المَاكِرِينَ (آل عمران:54)

ترجمہ: اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

علامہ عثمانیؒ لکھتے ہیں مکر کہتے ہیں لطیف اور خفیہ تدبیر کو۔ اگر وہ اچھے مقصد کے لئے ہو، اچھا ہے اور برائی کے لئے ہو تو برا ہے۔ جب یہود نے حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازشیں کیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی لطیف و خفیف تدبیریں ان کے توڑ میں اپنا کام کر رہی تھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے قتل کے مشورے اور تدبیریں کیں اور اس نے بھی ان کے بچانے کی خفیہ تدبیر کی کہ ان کو خبر بھی نہ ہوئی وہ یہ کہ پہاڑ سے ایک بھاری

پتھر لڑھک کر ان پر آگرا جس سے دب کر سب مر گئے۔(قادیانی شبہات کے جوابات، ازمولانا اللہ وسایا صاحب، ص214)

''حیات عیسیٰ علیہ السلام حدیث مبارکہ کی روشنی میں''

1۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن تھلک امۃ انافی اولھاوعیسیٰ بن مریم فی آخرھاوالمھدی فی وسطھا(جامع الاحادیث ج5ص110)

ترجمہ: وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور درمیان میں مہدی علیہ الرضوان۔

نتائج حدیث

1۔اس حدیث مبارکہ میں صراحت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں آئیں گے۔

2۔اس حدیث شریف میں سیدنا مسیح ومہدی علیہ السلام کی علیحدہ علیحدہ شخصیات کی تصریح کی ہے

قادیانیوں سے سوال

1۔کیا مرزا قادیانی مریم کا بیٹا تھا؟

2۔اس کا ذاتی نام غلام احمد تھا یا عیسیٰ؟

3۔مہدی مسیح دو ہیں یا ایک؟

حدیث نمبر2 :عن الحسن مرسلاقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للیهودان عیسیٰ علیه السلام لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیمة(ابن جریر ج3ص289)

ترجمہ :امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاروایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ارشادفرمایاکہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب ضرورلوٹ کرآئیں گے۔

نتائج حدیث

1۔اس روایت میں'' ان عیسیٰ لم یمت''کی صراحت ہے

2۔اس روایت میں'' انه راجع الیکم قبل یوم القیامة''عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل تم میں واپس لوٹیں گے کی صراحت ہے۔

قادیانیوں سے سوال

1۔کیاکسی روایت میں قادیانی دکھاسکتے ہیں کہ اس روایت کے برعکس کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کاذکرکیااورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی ہو؟

2۔ اس روایت میں '' لم یمت'' کی صراحت ہے کیاقادیانی کسی صحیح روایت میں '' قدمات عیسیٰ بن مریم علیه السلام''آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دکھاسکتے ہیں ؟

حدیث نمبر۔۔3 : سیدناعیسیٰ علیہ السلاسم کی قبر مبارک کہاں ہوگی؟

1۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اورسیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ،اورسیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہوں گے۔(مجمع الزوائد ج8 ص209)

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر یہ ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی۔ اپنے پہلو میں مجھے دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے لئے جگہ کہاں۔ وہاں توصرف میری (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ،اورعیسیٰ علیہ السلام کی قبورکی جگہ ہے (ابن عساکر ج20 ص154)

۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اورحضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں لکھاہے کہ وہ ایک ساتھ دفن ہوں گے(ترمذی ج2 ص202)

نتیجہ حدیث

اس حدیث مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رضہ طیبہ میں چوتھی قبرہونے کی صراحت ہے۔

قادیانیوں سے سوال

1۔ کیاروضہ طیبہ مدینہ منورہ میں چوتھی قبر مرزاکی بنی؟

2۔ کیامرزاکے متعلق تورات میں تھاکہ وہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوگا۔

''حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع''

1۔۔ تمام امت کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اوراخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیساکہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔(تفسیر بحرالمحیط ج2ص473)

2۔۔ امت کا اجماع ہے اس پر کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اورزمین پر دوبارہ نازل ہوں گے (تفسیر نہرالمادج2ص473)

3۔۔ امام ابوالحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے عیسیٰ میں آپ کو پورا پورا لوں گا اورآپ کو اٹھاؤں گا اوراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اورامت کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا(کتاب الابانۃ عن اصول الدنیا ص46)

''تعارف مرزاقادیانی''

مرزقادیانی کے حالات خوداس کی زبانی ۔

نسب وخاندان : مرزاغلام احمدقادیانی کا نسبی تعلق مغل قوم اوراس کی شاخ برلاس سے ہے۔(خزائن ج13ص162)

شجرہ نسب : ہماراشجرہ نسب اس طرح پر ہے۔ میرانام غلام احمد ابن مرزاغلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزاعطامحمد صاحب ابن مرزاگل محمد صاحب ابن مرزافیض محمد صاحب ابن مرزامحمد قائم ابن مرزامحمد اسلم

ابن مرزامحمد دلاور ابن مرزا الہ دین ابن مرزاجعفر بیگ ابن مرزامحمد بیگ ابن مرزاعبدالباقی ابنمرزامحمد سلطان ابن مرزاہادی بیگ مورث اعلیٰ(خزائن ج13ص172، حقیقت وحی ص77)

پیدائش مرزا: مرزاقادیانی نے کہا: ''میری پیدائش 1839ء یا1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔(خزائن ج13ص177)

نوٹ: تاریخ پیدائش کے مسئلہ پر یادرہے کہ آج کل کے قادیانی مرزاقادیانی کی تاریخ پیدائش 1935ء بتاتے ہیں۔یہ دجل ہے۔

مرزاقادیانی کے استاد: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا۔جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اوراس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔اورجب میری عمر تقریبا دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے، جن کا نام فضل احمد تھا۔اورمیں صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا،ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اوران آخرالذکر مولوی صاحب سے میں نے نحواور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خداتعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں اپنے والدصاحب سے پڑھیں اوروہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے(خزائن ج13ص179تا181)

''مرزاقادیانی کی عقل''

1۔۔ مرزاقادیانی کہتا ہے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھالاؤ۔ میں گھر آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔وہ بورا نہیں بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔(سیرتالمہدی حصہ اول ص244روایت نمبر244)

2۔۔ بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے میں لگے ہوتے تھے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگے ہوئے دیکھے گئے۔۔۔کوٹ، صدری اور پاجامہ گرمیوں میں بھی گرم رکھتے تھے (سیرت المہدی حصہ دوم ص128روایت نمبر444)

3۔۔ بعض دفعہ تو دیکھا گیا کہ آپ روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال لیا کرتے تھے اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں ترکر کے زبان سے چھو دیا کرتے تھے۔ تاکہ لقمہ نمکین ہو جاوے۔(سیرت المہدی حصہ دوم ص131روایت نمبر444)

نوٹ : مرزاملعون کی عقل پر بے شمار واقعات ہیں اختصار کے پیش نظر یہاں تین واقعات ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

''مرزاقادیانی کے دعاویٰ''

مرزاقادیانی نے سینکڑوں دعوے کئے ان میں سے چند باحوالہ نقل کئے جاتے ہیں

1۔ خدانے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللہ رکھا(خزائن ج17ص445)

2۔ جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے (خزائن ج13ص201)

3۔ الہام : تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔ (تذکرہ ص381 طبع دوم)

4۔ خدانے مجھے بشارت دی اور کہاکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔ (خزائن ج8ص275)

5۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (خزائن ج18ص231)

"خلاصہ دعاویٰ"

1۔ 1882ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔

2۔ 1882ء میں مامور ہونے کا دعویٰ کیا۔

3۔ 1882ء میں نذیر ہونے کا دعویٰ کیا۔

4۔ 1883ء میں آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ کیا۔

5۔ 1884ء میں رسالت کا دعویٰ کیا۔

6۔ 1886ء میں توحید و تفرید کا دعویٰ کیا۔

7۔ 1891ء میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔

8۔ 1891ء میں مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔

9۔ 1892ء میں صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ کیا۔

10۔ 1898ء میں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

11۔ 1898ء میں امام زماں ہونے کا دعویٰ کیا۔

12۔ 1900ء تا 1908ء ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

سوال : مرزا قادیانی کی عقل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

''عقائد مرزا''

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مرزا کی ہرزہ سرائی

1۔ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔ (خزائن ج 12 ص 164)

2۔ خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ (البشریٰ ج 1 ص 56)

3۔ مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ (خزائن ج 18 ص 227)

۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہرزہ سرائی۔۔۔۔

1۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اشاعت دین مکمل طور پر نہ کر سکے۔ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی۔ میں نے پوری کی ہے۔ (خزائن ج17 ص263)

2۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ (مرزا قادیانی کا مکتوب مندرجہ الفضل قادیان مورخہ 22 فروری 1924ء)

''انبیاء کرام کے بارے مرزا کی ہرزہ سرائی''

1۔ آپ (مرزا قادیانی) کا درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔ (اخبار الفضل قادیان ج20 ص45، مورخہ 6 جون 1933ء)

2۔ جس (مرزا قادیانی) کے وجود میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان جلوہ گر تھی۔ (الفضل قادیان ج2 نمبر146، مورخہ 30 مئی 1915ء)

''حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے مرزا کی ہرزہ سرائی''

1۔ میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔ (ریویو ج1 ص1902، 124ء)

2۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (خزائن ج11 ص289)

''حضرات صحابہ کرام کے بارے مرزا کی ہرزہ سرائی''

1۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کیا تھے۔ وہ تو حضرت غلام احمد (ملعون) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ (ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ئص 57)

2۔ بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔ (خزائن ج 21 ص 285)

3۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (خزائن ج 18 ص 213)

''علماء و اولیاء امت کے بارے مرزا کی ہرزہ سرائی''

1۔ جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں میں ان سب سے افضل ہوں۔ (خزائن ج 22 ص 406)

2۔ میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ (خزائن ج 16 ص 70)

''مسلمانوں کے بارے میں فتویٰ کفر''

1۔ جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی، یہودی اور مشرک رکھا گیا۔ (خزائن ج 18 ص 38)

2۔ میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (خزائن ج 14 ص 31)

''مرزا قادیانی کی بیماریاں''

1۔ الہام مرزا: ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص 803 طبع دوم)

اس کے باوجود مرزاقادیانی (ملعون) کو دق، دورے پردورہ، خونی قے، ہسٹیریا، نامردی، اعصابی کمزوری، پاخانوں کی یلغار، بے ہوشی، سستی نبض اور گھبراہٹ، مراق، دانت درد، ٹخنے کا پھوڑا، خارش، دردگردہ، چکر، سل، ضعف دماغ، دائم مریض سودفعہ پیشاب کا آنا، مرض الموت ہیضہ جیسی سینکڑوں عجیب وغیریب بیماریاں تھیں۔

{سوالیہ پرچہ} *کل نمبر100 *------اگلے صفحہ پر----

نام : ------------------- ولدیت : ------------------

موبائل نمبر : ------------------- شہر : -----------------

مکمل پتہ : -- -- ---

خالی جگہ پُر کیجئے۔ (72)

١۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جنگ یمامہ میں ----------۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔

٢۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی ----------۔ نہیں۔

٣۔ مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید کی ----------۔ آیات اور ----------۔ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

٤۔ وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے آخر میں ----------------۔ ہوں۔

٥۔ لفظ ''ختم'' کا مادہ قرآن میں ----------۔ مقامات پر استعمال ہوا۔

٦۔ روضہ طیبہ میں چوتھی قبر ---------------۔ کی ہوگی۔

٧۔ ایک فارسی خواں معلم میرے لئے ----------۔ رکھا گیا۔

٨۔ وہ بورا نہیں بلکہ پسا ہوا ----------۔ تھا۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مرزا قادیانی نے ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا کہ "خدا۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نازل ہوگا۔

۱۰۔ آپ کو اس کورس سے کیا فائدہ ہوا؟ **(28)**

جواب: ---

نوٹ: پرچہ حل کرنے کے بعد "محمد طلحہ ارشاد۔ جامعہ خیر العلوم، خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور" کے پتہ پر بذریعہ ڈاک روانہ فرمائیں "یا" دیئے گئے نمبر پر واٹس ایپ کردیں۔ **0300.7010912**

صرف دفتری استعمال کے لیے

رول نمبر: .... تاریخ: ....

دستخط ناظم اعلیٰ: ....